ذوالکفل بخاری بنام مشفق خواجہ

۵/ جون ۱۹۹۴ء

دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

حضرت المکرّم خواجہ صاحب مدظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

تقریباً اڑھائی ماہ قبل ...... تکبیر میں ''ٹارزن کی واپسی'' کا مژدۂ جانفزا پڑھا تو بے اختیار ''نعرۂ تکبیر'' بلند کرنے کو جی چاہا۔ اس ''رجعت قہقہہ'' کی جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے۔

بہت دنوں سے عریضہ کا ارادہ کر رہا تھا۔ لیکن یہ سوچ کر ہمت نہ کر پاتا کہ بے مقصد اور بلا جواز خامہ فرسائی کے لیے اب تک نظم وغزل اور افسانہ وتنقید کے عناوین ہی اختیار کیے گئے ہیں۔ مکتوب نگاری کی آڑ میں یہ کام، بدعتِ جدیدہ تو ہوگا ہی، کہیں بدعتِ سیئہ بھی نہ ہو جائے۔ اس لیے اپنے تئیں بہتیرے جوازات مہیا کر کے، یہ خط لکھ رہا ہوں۔ مثلاً:

۱۔ لاہور سے ایک کتاب چھپی ہے اقبال اور احمدیت (بجواب زندہ رود)۔ اس کا کچھ محاسبہ کیا ہے جناب ڈاکٹر شفیق احمد صاحب نے۔ (صدر شعبۂ اردو و اقبالیات اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور)! ڈاکٹر صاحب نے اپنا مضمون ہمیں ''نقیب ختم نبوت'' میں اشاعت کے لیے مرحمت فرمایا ہے۔ اس میں انھوں نے مولانا ابوالکلام آزادؒ کے برادرِ بزرگ کی قادیانیت کا بھی ذکر کیا ہے۔ حوالہ طلبی پر انھوں نے فرمایا کہ اس کا حوالہ مشفق خواجہ صاحب ہیں۔'' لہٰذا اس پر آپ ہی کچھ روشنی ڈالیں۔

۲۔ اقبال اور احمدیت نامی کتاب کے جواب میں کسی اہل علم نے کچھ نہیں لکھا۔ ایک آدھ تحریر جواباً لکھی بھی گئی ہے تو از حد ناکافی اور اس کی اشاعت بھی بہت محدود!

آپ اگر اس کتاب پر کوئی تبصرہ، کوئی کالم یا کوئی تنقید لکھیں تو یقیناً اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہوگی۔

۳۔ ایک کالم میں آپ نے مظفر علی سید صاحب کے منتخبہ کالموں کے مجموعے (سخن در سخن) کا ذکر اس انداز میں کیا ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ ''انتخابی عمل'' سے اختلاف کی گنجائش، آپ کے نزدیک موجود ہے۔ اگر یہ میری سخن نافہمی نہیں ہے تو اپنے چھوٹے سے ذہن میں آئی ہوئی ایک چھوٹی سے تجویز پیش کرنے کی ہمت کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ کالموں کے انتخاب کے ساتھ ساتھ اگر اقتباسات اور جملے وغیرہ بھی چنے جائیں تو بے شمار تیر ونشتر (یا گل وگوہر) محفوظ ہو جائیں گے۔ جنھیں کتاب میں جا بجا یا یکجا رکھا جا سکتا ہے۔

۴۔ اکبر کا شعر ہے کہ

بڑھائی شیخ نے ڈاڑھی اگرچہ سن کی سی
مگر وہ بات کہاں مولوی مدن کی سی

یہاں ''مولوی مدن'' کون ہیں؟ ملتان کے ایک محترم شاعر کی رائے ہے کہ یہ پنڈت مدن موہن مالویہ ہیں جب کہ دوسری رائے یہ ہے کہ یہ فرضی شخصیت ہے اور قافیہ پیمائی کے لیے ''گڑھی'' گئی ہے۔

۵۔

تیز رکھو سرِ ہر خار کو اے دشتِ جنوں
شاید آ جائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

یہ غزل میرؔ سے منسوب کی جاتی ہے جب کہ کلیاتِ میر میں نہیں ہے۔ کچھ اس کے نسب نامہ سے مطلع فرمائیں۔

۶۔ ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' امید ہے باقاعدگی سے آپ کی خدمت میں پہنچ رہا ہوگا۔ اس کے ''امیر شریعت نمبر'' کے ''حصہ دوم'' کے لیے آپ نے مضمون کا وعدہ فرمایا تھا۔ اب جب کہ ''نمبر'' کے اس حصے کی تسوید کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے، مضمون کا بارِ دگر تقاضا...... تاکید، تعجیل اور یاد دہانی سے مملو تقاضا...... اپنی تکمیل چاہتا ہے۔

۷۔ ''سخن در سخن (مجموعہ) اور ''کلیات یگانہ'' کب تک منصۂ شہود پر آ رہی ہیں؟ (کہ ان کے معرضِ وجود میں آنے کی خبر ایک عرصہ سے گرم ہے)۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ اللہ کریم اپنے فضل و کرم کو شامل حال رکھیں (آمین)۔

والسلام مع الاکرام
نیاز آگیں محتاجِ دعا
ذوالکفل بخاری
ملتان

مشفق خواجہ بنام ذوالکفل بخاری

۲۳/ جون ۲۰۰۰ء

۳۔ڈی، ۲۶/۹ ناظم آباد کراچی

عزیز مکرم۔ سلام مسنون

آپ کا لفافہ مع مشمولات موصول ہوا۔ اس عنایت کے لیے ممنون ہوں۔ مخدوم غلام نظام الدینؒ کی تالیف پر آپ کا تاثر پڑھا۔ جی خوش ہوا۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ کیونکہ زورِ قلم زیادہ ہوا تو آپ عربی، فارسی میں لکھنے لگیں گے اور وہ بھی منظوم۔ ابوالکلامی اسلوب، اردو کا بے مثال اسلوب ہے۔ مگر اس میں دو زبردست نقصانات کا احتمال رہتا ہے۔ ایک تو تحریر ''خواص پسند'' ہو کر رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس کا ثواب اور داد، دونوں مولانا آزادؒ ہی کو ملتے ہیں۔ دلوں میں گھر وہی تحریر کرسکتی ہے جو آپ کے نانا مرحوم ومغفور کی تقریر کے انداز میں لکھی گئی ہو۔ آپ کے ہم عمروں میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو آپ کی تحریر سے محظوظ ہو سکے۔ بہرحال یہ بھی غنیمت ہے کہ اس عہدِ پُرآشوب میں آپ جیسا صالح نوجوان موجود ہے۔ ''صالح'' کے لفظ سے دھیان جماعتِ اسلامی کی طرف جاتا ہے مگر میں نے یہ لفظ اُن معنوں میں استعمال کیا ہے جو جماعتِ اسلامی کے وجود میں آنے سے پہلے مروّج تھے۔

پروفیسر حفیظ الرحمٰن صاحب کا کالم پڑھا۔ انھوں نے مجھ ناچیز کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے، کاش میں ویسا ہی ہوتا۔ بعض اوقات انسان اپنی نیکیوں سے دوسروں کو اسی طرح مستفید کرتا ہے۔ اس کالم کا ایک نقصان یہ ہوا کہ ملتان سے کئی دوستوں کے خط آئے کہ میں اُن سے نہیں ملا۔ ان میں بعض وہ کرم فرما بھی ہیں کہ اگر ملتان میں میرا مستقل قیام ہوتا تو بھی اُن سے ملاقات کی کوئی صورت نہ پیدا ہوتی۔

ملتان میں جس گرمی کی توقع تھی، وہ بالآخر کراچی واپس آکر دیکھی۔ پچھلے پندرہ دن قیامت کے گزرے ہیں۔ اسی وجہ سے میں آپ کے خط کا جواب فوراً نہ دے سکا۔

بخدمت جناب ذوالکفل بخاری
ملتان

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ